Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یومپیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۶ جمادی الاول ۱۳۹۷ھ ۲۵ شہادت ۱۳۵۶ ہش ۲۵ اپریل ۱۹۷۷ء | نمبر ۹۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ شہادت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

انتڑیوں میں خراش کی تکلیف ابھی ہے

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۲۵ شہادت حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ :-

کل اکثر غنودگی رہی۔ کبھی کبھی بے چینی ہو جاتی رہی۔ ضعف بہت ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے آمین۔

محترم اصغر علی صاحب آف لاہور کی صاحبزادی کو بغرض علاج فوری طور پر لندن بھجوایا جا رہا ہے۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (دوست محمد شاہد)

چندہ عام اور حصہ آمد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقرر فرمودہ لازمی چندہ جات ہیں ٭

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی بھی رکھتا ہے

اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم میں خدا ظاہر ہو گا اور وہ تمہارے ساتھ رہے گا

"دیکھو مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دُنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنّم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے ہیں اور کچھ دُنیا کے لئے۔ پس اگر تم دُنیا کی ایک ذرّہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اِس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا بلکہ تم اِس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اِس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں۔ اور تم میں خدا نہیں ہو گا بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہو گا لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہو گا۔ اور وہ گھر بابرکت ہو گا جس میں تم رہتے ہو گے اور اُن دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہو گی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہو گا جہاں ایسا آدمی رہتا ہو گا اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔"

(الوصیّت صفحہ ۱۲، ۱۳)

عاجزانہ دُعا کی درخواست

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ربوہ)

میرے لڑکے عزیزم مبشر احمد سلمہ اللہ جو کافی عرصہ سے چکروں کی شدید تکلیف سے بیمار ہیں کو ڈاکٹروں کے بورڈ نے دیکھ کر فیصلہ کیا ہے کہ ان کے کان کے اندر کے حصہ (جو دماغ کے ساتھ لگتا ہے) میں خرابی ہے اور اس کا اپریشن ضروری ہے لہذا آج کی اطلاع کے مطابق عنقریب انشاء اللہ العزیز ان کا اپریشن ہو رہا ہے۔ اپریشن بہت نازک ہے جس کی وجہ سے بہت تشویش ہے۔ تمام احبابِ جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ عزیز کے اپریشن کے کامیاب ہونے کے لئے خاص دعا آج کل فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و احسان سے اپریشن کو کامیاب فرمائے اور ہر قسم کے خطرات اور پیچیدگیوں سے اپنے فضل سے محفوظ رکھے اور کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۵ شہادت ۱۳۵۶ ہش

۲۵ اپریل ۱۹۷۷ء

عبادت کو خدا کے لئے خالص کرنے کا مفہوم

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو ایک خاص حکم دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ عبادت کو اللہ کے لئے خالص کرتے ہوئے اُسے پکاریں۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ قف وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۵ (الاعراف آیت ۳۰)

ترجمہ:۔ تُو کہہ دے میرے ربّ نے مجھے انصاف کا حکم دیا ہے اور یہ کہ ہر مسجد کے پاس اپنی توجہ درست کر لیا کرو اور عبادت کو اُسی کے لئے خالص کرتے ہوئے اسے پکارو۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ عبادت کو اللہ کے لئے خالص کرنے کا کیا مطلب ہے؟ سو اس کے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو معنے کئے ہیں ایک یہ کہ اللہ کی عبادت کو خالص اُسی کا حق قرار دو اور بجز اس کے سرے سے اَور کسی کو پکارو ہی نہیں۔ خدائے واحد ہی اِس امر کا سزاوار ہے کہ صرف اور صرف اُسی کی عبادت کی جائے اور اُسی کو دل سے حاجت روا اور کارساز یقین رکھتے ہوئے اُسی کو پکارا جائے اور اُسی سے مدد مانگی جائے۔ دوسرے یہ کہ جب پرستش خدا تعالیٰ کا حق ہے تو پھر انسان پر واجب ہے کہ وہ ہر حال میں اُس کی عبادت بجا لا کر اُس کا حق ادا کرے اور اپنی عبادت کو رفع درجات یا دنیوی خوشحالی کے ساتھ مشروط نہ کرے اور عبادت کو دنیوی خواہشات کی ملونی سے پاک رکھے۔ عبادت کو اللہ کے لئے خالص کر کے اسے پکارنے کے یہ دونوں معنے خود قرآن کریم کی دوسری آیات سے مستنبط ہیں۔

چنانچہ جہاں تک پہلے معنوں (یعنی عبادت کو خالص اللہ ہی کا حق قرار دو اور بجز اس کے اَور کسی کو نہ پکارو) کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

هُوَ الْحَيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۵ (المومن آیت ۶۶)

ترجمہ:۔ وہ زندہ (اور دوسروں کو زندگی دینے والا) ہے۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں (اِس لئے) عبادت کو خالص اُسی کا حق قرار دیتے ہوئے صرف اُسی کو پکارو۔ سب تعریف اللہ ہی کی ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

سو گویا پہلے معنوں کی رُو سے اُدْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ میں شرک سے بچنے کی تعلیم دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے اِس حق میں (کہ عبادت کا صرف وہی سزاوار ہے) کسی اَور کو شریک نہ کرو۔ ایسی عبادت سرے سے عبادت ہی نہیں ہے کہ جس میں انسان خدا تعالیٰ کو پکارنے کے ساتھ ماسوی اللہ کو بھی پکارنے میں کوئی مضائقہ نہ سمجھے۔ چنانچہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عبادت کو خالص خدا کا ہی حق نہ سمجھنے اور اس میں ماسوی اللہ کو بھی شریک کرنے کی انتہائی مضرت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ نماز جو اپنے اصلی معنوں میں نماز ہے دعا سے حاصل ہوتی ہے۔ غیر اللہ سے سوال کرنا مومنانہ غیرت کے صریح اور سخت مخالف ہے کیونکہ یہ مرتبہ دعا کا اللہ ہی کے لئے ہے۔ جب تک انسان پورے طور پر حنیف ہو کر اللہ تعالیٰ ہی سے سوال نہ کرے اور اُسی سے نہ مانگے سچ سمجھو کہ حقیقی طور پر وہ سچا مسلمان اور سچا مومن کہلانے کا مستحق نہیں۔ اسلام کی حقیقت ہی یہ ہے کہ اُس (یعنی انسان) کی تمام طاقتیں اندرونی ہوں یا بیرونی سب کی سب اللہ تعالیٰ ہی کے آستانہ پر گری ہوئی ہوں ... پس یہ بڑی خطرناک اور دل کو کپکپا دینے والی بات ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے سے سوال کرے اِسی لئے نماز کا التزام اور پابندی بڑی ضروری چیز ہے تاکہ اوّلاً وہ ایک عادت راسخہ کی طرح قائم ہو اور رجوع الی اللہ کا خیال ہو پھر رفتہ رفتہ وہ وقت آ جاتا ہے جبکہ انقطاع کلّی کی حالت میں انسان ایک نور اور ایک لذّت کا وارث ہو جاتا ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۶۶، ۱۶۷)

دوسرے معنوں کی رُو سے اُدْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ میں یہ امر ذہن نشین کرایا گیا ہے کہ پرستش ایک حق خالق کا اپنے بندوں پر ہے۔ اُس کے بندوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اجر و ثواب سے بے نیاز ہو کر اُس کی عبادت کریں اور کرتے چلے جائیں۔ جو لوگ اجر و ثواب کی نیت، کشف و الہام کی خواہش اور دُنیا کی خوشحالی کی شرط کے ماتحت اُس کی عبادت کرتے ہیں ان کی عبادت رائیگاں جاتی ہے۔ اجر و ثواب اُنہی کو ملتا ہے جو پرستش کو خدا کا حق یقین کر کے اجر و ثواب سے بے نیاز ہو کر اُس کی عبادت بجا لاتے ہیں اور عُسر و یُسر ہر دو حالتوں میں عبادت کرتے ہی چلے جاتے ہیں اور اپنی موت تک کبھی اور کسی حال میں بھی عبادت سے غافل نہیں ہوتے۔ اگر انہیں کہہ دیا جائے کہ عبادت کے صلہ میں انہیں کچھ بھی نہیں ملے گا پھر بھی ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کے زیرِ اثر وہ عبادت کرتے چلے جائیں گے۔ خدا کو یاد کئے اور اس کی حمد و تسبیح کو اپنا دل پسند مشغلہ بنائے اور اُس کی عبادت بجا لائے بغیر وہ رہ ہی نہیں سکتے۔ شیطان کا کوئی وار اُن پر کارگر ہوتا ہی نہیں اور نہ ہو سکتا ہے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یہ حکم دیا کہ جب تک ان کے جسم میں جان ہے وہ اُس کی عبادت کرتے چلے جائیں جیسا کہ فرمایا:۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۵ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۵ (الحجر آیات ۹۹، ۱۰۰)

ترجمہ:۔ پس تُو اپنے ربّ کی حمد کرتے ہوئے (اُس کی) تسبیح کر اور (اُس کے) کامل فرمانبرداروں میں سے بن اور اپنے ربّ کی عبادت کرتا رہ یہاں تک کہ تجھ پر موت (کی گھڑی) آ جائے۔

اِسی لئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں مخاطب کر کے فرمایا ہے:۔

"اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جُوا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہو گا اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا۔ پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا۔ دُنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو کہ ایسے خیال کے لئے گڑھا درپیش ہے بلکہ تم اِس لئے اُس کی پرستش کرو کہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے۔ چاہیئے کہ پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جاوے اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوب حقیقی اور محسنِ حقیقی راضی ہو جاوے کیونکہ جو اِس سے کمتر خیال ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے۔" (ازالہ اوہام مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

اِس سے واضح ہے کہ عبادت کو خدا تعالیٰ کے لئے خالص کرنے میں یہ امر شامل ہے کہ عبادت کا ذاتی اغراض سے مبرّا ہونا ضروری ہے اِسی لئے جب ۲۹ نومبر ۱۹۰۶ء کو ایک درویش نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر اِس امر کا ذکر کیا کہ پہلے مَیں بہت وظائف پڑھتا تھا اور مجھ پر فتوحات کا دروازہ کھلا تھا اور آمد ہوتی تھی مگر کچھ عرصہ کے بعد وہ حالت جاتی رہی اب باوجود بہت وظائف پڑھنے کے کچھ نہیں آتا کوئی ایسا طریق بتلائیں کہ پھر وہ بات شروع ہو جائے تو حضورؑ نے اُس کی اِس بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور فرمایا:۔

"فتوحات وغیرہ مقاصد کو مدِّنظر رکھنا ہماری شریعت کے نزدیک شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت صرف اللہ کی خاطر کرنی چاہیئے۔ اِس میں کسی اَور بات کو نہ ملاؤ اور نہ کوئی اَور نیّت رکھو۔ عملِ صالح وہ ہے جس میں کوئی فساد نہ ہو۔ اگر انسان کچھ دین کا بننا چاہے اور کچھ دُنیا کا بننا چاہے تو یہ محض ایک فساد ہے۔ ایسی حالت سے بچنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ ایسے آدمیوں کو پسند نہیں کرتا۔ عملِ صالح وہ ہے جو محض خدا تعالیٰ کے واسطے ہو۔ پھر خدا تعالیٰ اپنے بندے کی پرورش آپ کرتا ہے اور اس کے واسطے گزارے کی صورتیں خود بخود ظاہر ہو جاتی ہیں مگر یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے انسان کے واسطے مناسب نہیں کہ اپنی عبادت کے وقت ایسی باتوں کا خیال دل میں لائے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۹۶)

الغرض عبادت کو خدا تعالیٰ کے لئے خالص کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ عبادت کو خالص خدا تعالیٰ کا حق قرار دیتے ہوئے کسی غرض کو درمیان میں لائے بغیر اس کی عبادت کی جائے اور کسی کو بھی اس کا شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ جب انسان اِس رنگ میں حقِ عبادت ادا کرتا ہے تو پھر دُنیا خود بخود خدمت کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ اِسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

"جب خدا مل جائے تو پھر دُنیا کچھ شئے نہیں۔ جو لوگ دُنیا کے پیچھے پڑتے ہیں دُنیا ان سے بھاگتی ہے اور جو دُنیا کو چھوڑتے ہیں دُنیا خود بخود ان کے پیچھے پیچھے آتی ہے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۹۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت

مکرم مولوی عبدالرشید صاحب رازی مبلغ انچارج جزائر فجی

(ریڈیو فجی پر ۲۳ر فروری سنہ کو نشر کیا گیا)

حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آج سے چودہ سو سال قبل عرب کے مشہور شہر مکہ میں پیدا ہوئے آپ کی پیدائش سے قبل آپ کے والد عبداللہ فوت ہو چکے تھے تو آپ کی والدہ آمنہ اور پھر دادا عبدالمطلب نے پرورش کی۔ لیکن یہ دونوں بھی آپ کے بچپن میں ہی فوت ہو گئے جس کے بعد آپ کے چچا ابوطالب آپ کے نگران رہے۔ آپ نے تریسٹھ سال کی عمر پائی اور ساری عمر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے اور اس کے نام کو بلند کرنے میں صرف کی تقویٰ کی سب راہیں آپ نے طے کیں محبت الٰہی کے تمام مدارج میں سے آپ گذرے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم الانبیاء قرار دیا اور ہمیشہ کے لئے اپنے دربار میں رسائی کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور محبت کو شرط قرار دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کے عظیم مرتبہ کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"میں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ ۔ ۔ ۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اسلئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے۔ ۔ ۔ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے۔ ۔ ۔ زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے" (حقیقۃ الوحی)

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام دنیا کے لئے رحمت مجسم قرار دیا اور فرمایا۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات و واقعات تمہارے لئے کامل نمونہ ہیں۔ یہ نمونہ ہمیں آپ کے بچپن میں بھی نظر آتا ہے۔ اگرچہ ماں باپ کی شفقت و مہربانی سے محروم تھے مگر جب جوانی کی حدود میں داخل ہوتے ہیں تو صادق و امین کے القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ وعدہ اور وفاداری کے عہد کو آپ کے نوجوان ساتھی بھول جاتے ہیں مگر اکیلے حلف الفضول سوسائٹی سے وفاداری قائم کئے ہوئے غار حرا کی تنہائیوں میں خدا تعالیٰ کے حضور مظلوموں غریبوں اور مسکینوں کے لئے سجدہ ریز ہوتے ہیں غریب کی زندگی سے گذر کر بادشاہت تک پہنچے۔ زندگی کے تمام نشیب و فراز آپ نے دیکھے۔ آپ کے بلند اخلاق اور عمدہ نمونہ سے اپنوں اور غیروں نے آپ کی عظمت کا اعتراف کیا۔

آپ کے چچا ابوطالب آپ کے بچپن کے زمانہ کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بچپن میں بھی جھوٹ بولتے نہیں سنا نہ کبھی جاہلانہ بات آپ سے سرزد ہوئی۔ ابوجہل جیسا دشمن بھی آپ سے مخاطب ہو کر کہتا اے محمد ہم تجھے جھوٹا نہیں کہتے بلکہ اس بات کو جھوٹا کہتے ہیں جو تو لایا ہے۔ آپ کی قوم آپ کو سچا مانتی تھی۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک پہاڑی پر کھڑے ہو کر قوم کے لوگوں کو جمع کر کے آپ نے فرمایا۔ تم جانتے ہو میں کبھی جھوٹ نہیں بولتا انہوں نے اقرار کیا اور کہا یہ بالکل ٹھیک ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا اے میری قوم کے لوگو اگر میں تم سے کہوں کہ ایک بڑا لشکر مکہ کی پہاڑی کے پیچھے سے تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا میری اس بات کو تسلیم کرو گے۔ انہوں نے کہا۔ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا کہ ہاں ضرور مانیں گے کیونکہ ہم نے آپ کو ہمیشہ سچا جانا ہے آپ کی قوم نے آپ کو سچائی کا معیار بنایا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماننے والوں کو ہمیشہ جھوٹ سے بچنے اور سچائی کو اختیار کرنے کی تلقین کی اور فرمایا جھوٹ بڑا گناہ ہے اور اس کو دو تین بار دہرایا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیانت میں اعلیٰ درجہ حاصل تھا۔ آپ کی دیانت کی مثال میں سے ایک یہ ہے کہ حضرت خدیجہ نے آپ کو اپنا مال دے کر تجارت کی غرض سے شام کی طرف بھیجا۔ یہ دستور کا نبوت سے پہلے کی بات ہے۔ آپ نے پوری دیانتداری سے مال کی نگرانی اور اس میں غیر معمولی نفع ہوا اور تجارت کامیاب ہو کر اس سفر سے واپس تشریف لائے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی مال ناجائز طور پر لیا اور نہ کسی اور ملازم کو لینے دیا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب آپ تجارت سے واپس آئے تو وہ غلام جو آپ کے ساتھ حضرت خدیجہ نے بھجوائے تھے انہوں نے ذکر کیا کہ اس شخص سے بڑھ کر نیک اور دیانتدار شخص ہم نے نہیں دیکھا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت خدیجہ نے شادی کے بعد جب رسول پاک پر پہلی وحی نازل ہوئی اور آپ گھبرا کر گھر تشریف لائے تو ان الفاظ میں تسلی دی۔

كَلَّا وَاللهِ لَا يُخْزِيكَ اللهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ۔

یعنی آپ گھبرائیں نہیں۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ آپ ناکام ہوں۔ آپ کے اندر پانچ بڑی بڑی خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ آپ رشتہ داروں سے حسن سلوک سے پیش آتے ہیں۔ ناداروں اور معذوروں کی مدد کرتے اور ان کا بوجھ اٹھاتے ہیں ایسی نیکیاں جو گم ہو چکی ہیں آپ ان کو زندہ کرتے ہیں۔ مہمانوں کی مہمان نوازی اچھے رنگ میں کرتے ہیں۔ ایسے لوگ اگرچہ محتاج اور غریب نہ ہوں لیکن اچانک کسی مصیبت میں گرفتار ہو جاتے ہیں ان کی مشکل اور مصیبت میں آپ مدد کرتے ہیں۔

یہ پانچ خوبیاں آپ میں دعویٰ نبوت سے قبل ہی پائی جاتی تھیں۔

پیارے آقا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ کی ذات پر بے مثال یقین اور توکل تھا۔ مدینہ میں جنگ احزاب کا موقعہ آیا تو خطرہ بہت بڑھ گیا اس وقت دشمنوں کی تعداد بہت زیادہ تھی عرب کے سارے قبائل اکٹھے ہو کر مدینہ پر چڑھائی کر کے آئے۔ منافقین تو بزدلی میں دلیر ہوئے۔ مگر مومنین آپس میں یہی کہتے کہ یہ وہی باتیں ہیں جن کو ہمیں پہلے سے اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔ پس دشمنوں کے اس طرح اکٹھے ہو کر آنے سے مومنین کے ایمان اور بڑھ گئے۔

وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا

اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مومنین کو تسلی دے کر فرماتے کہ ہم تھوڑے ہیں مگر جیتیں گے ہم ہی۔ آپ کو خدا تعالیٰ پر پورا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توکل اور یقین تھا۔ چنانچہ توکل اور یقین تھا۔ چنانچہ دشمن نے مدینہ کے باہر ایک ماہ تک خیمے ڈالے رکھے۔ آخر خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت سے ایک رات طوفان چلا اور اُن خیموں کے آگے جلتی ہوئی آگ بجھنی شروع ہوئی ایک خیمہ طوفان سے اُکھڑا تو سارے لشکر میں گھبراہٹ پیدا ہو گئی۔ صبح طلوع ہونے سے پہلے میدان ہو چکا تھا۔ آپ کی زندگی ہر پہلو سے مکمل اور نمونہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ مدینہ میں جب آپ کو ملک عرب کی حکومت و سلطنت حاصل ہو چکی تھی اس وقت بھی آپ کی وہی سادہ زندگی تھی جو کہ پہلے تھی۔ ایک ضرورتمند آتا ہے اور اس وقت اس کو دینے کیلئے ایک درہم بھی پاس نہیں ہوتا تو فرماتے جاؤ تم میرے نام پر قرض لے لینا۔ بچوں سے محبت کا یہ طریق کہ ایک زانو پر اپنے نواسے حسنؓ اور دوسرے زانو پر اسامہ بن زید (جو کہ آپ کے آزاد کردہ غلام کے بیٹے تھے) کو بٹھا رکھا ہے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم حکومت کے مالک سپہ سالار اور رسول برحق تھے۔ آپ صرف دین کی تبلیغ کے لئے ہی نہیں بلکہ اسے نافذ کرنے کے لئے دنیا میں تشریف لائے تھے۔ آپ قانون کے نافذ کرنے میں کسی سے رعایت نہ فرماتے۔ ایک معزز قبیلہ کی عورت چوری کے الزام میں آپ کے پاس لائی گئی آپ نے جرم ثابت ہو جانے کے بعد اس کو سزا دینے کا حکم دیا۔ قریش کے بعض شرفاء نے اس حکم کو ناپسند کیا اور سفارش کے لئے حضرت اسامہ بن زیدؓ کو بھیجا۔ جب اسامہؓ نے رسول اللہ کے حضور سفارش کی تو چہرہ مبارک غصہ سے سرخ ہو گیا اور فرمایا اے لوگو تم سے پہلی قومیں اسی لئے تباہ ہوئیں کہ جب ان کا بڑا آدمی جرم کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور آدمی جرم کرتا تو اسے سزا دیتے تھے۔ خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمدؐ بھی چوری کرتی تو میں اس کو بھی اس کے جرم کی سزا دیتا۔

قریش مکہ پر خدائی نشان کے طور پر سخت قحط پڑا۔ غرباء کا تو بہت بُرا حال تھا۔ ان حالات میں قریش مکہ آپ کی خدمت میں اس قحط کی بلا سے نجات کے لئے دعا کرنے کی غرض سے حاضر ہوئے۔ اگرچہ یہ قحط آپ کی سچائی کا نشان تھا۔ مگر مخلوقِ خدا کی حالت دیکھ اللہ تعالیٰ کے حضور رحم کے لئے ہاتھ اٹھا دئے اور دعا فرمائی۔ آپ کی نظر میں امیر و غریب سب برابر تھے۔ سلمان، صہیب اور بلال جو کہ غلام رہ چکے تھے۔ آپ کی نظر میں رؤسائے قریش سے کم مرتبہ پر نہ تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دامنِ رحمت بہت وسیع تھا آپ کے چچا کا قاتل وحشی جب آپ کی پناہ کا طالب ہوا تو اسے معاف فرما دیا۔ عکرمہؓ بن ابوجہل نے اسلام قبول کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت اور محبت کا حصہ پایا۔ فتح مکہ کے موقعہ پر لا تثریب علیکم الیوم کہہ کر عام معافی کا اعلان فرما دیا اور بے مثال عفو کا نمونہ قائم کیا حضرت یوسفؑ نے تو اپنے بھائیوں کو ہی معاف کیا تھا مگر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جانی دشمنوں کو بھی معاف کیا

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "خدا تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح کو دو حصوں پر تقسیم کر دیا۔ ایک حصہ دکھوں اور مصیبتوں اور تکلیفوں کا اور دوسرا حصہ فتح یابی کا۔ تا مصیبتوں کے وقت میں وہ خلق ظاہر ہوں جو مصیبتوں کے وقت ظاہر ہوا کرتے ہیں اور فتح اور اقتدار کے وقت وہ خلق ثابت ہوں جو بغیر اقتدار کے ثابت نہیں ہوتے سو ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں قسم کے اخلاق دونوں زمانوں اور دونوں حالتوں کے وارد ہونے سے کمال وضاحت سے ثابت ہو گئے ہیں چنانچہ مصیبتوں کا زمانہ جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تیرہ برس تک مکہ معظمہ میں شامل حال رہا۔ اس زمانہ کی سوانح پڑھنے سے نہایت واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اخلاق جو مصیبتوں کے وقت کامل راستباز کو دکھلانے چاہئیں۔ یعنی خدا پر توکل رکھنا اور جزع فزع سے کنارہ کرنے اور اپنے کام میں سست نہ ہونا اور کسی کے رعب سے نہ ڈرنا ایسے طور پر دکھلائے جو کفار ایسی استقامت دیکھ کر ایمان لائے اور شہادت دی کہ جب تک کسی کا پورا بھروسہ خدا پر نہ ہو تو اس استقامت اور اس طور سے دکھوں کی برداشت نہیں کر سکتا۔

اور پھر جب دوسرا زمانہ آیا یعنی فتح اور اقتدار اور ثروت کا زمانہ۔ تو اس زمانہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق۔ عفو اور سخاوت اور شجاعت کے ایسے کمال کے ساتھ صادر ہوئے جو ایک گروہ کثیر کفار کا انہی اخلاق کو دیکھ کر ایمان لایا۔ دُکھ دینے والوں کو بخشا اور شہر سے نکالنے والوں کو امن دیا۔ اُن کے محتاجوں کو مال سے مالا مال کر دیا اور قابو پا کر اپنے بڑے بڑے دشمنوں کو بخش دیا۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

الغرض اللہ تعالیٰ نے آپ کے اخلاق اور اُسوہ حسنہ کو دیکھتے ہوئے فرمایا۔ اے محمد رسول اللہ انک لعلیٰ خلق عظیم۔ واقعی میں تو بڑے اخلاق والا ہے یقیناً تیرے اخلاق بہت بلند و بالا ہیں۔ آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ آپ کے نیک نمونہ کو پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کے اسوہ حسنہ پر چل کر آپ کی

برکت سے

خدا تعالیٰ کے فضلوں کا

وارث بنا دے

تحریک جدید کا مالی جہاد

(مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل ربوہ)

بخاری شریف میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وآخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم (جمعہ) جس کا مطلب تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ آخرین میں ہوگی تو صحابہ نے پوچھا کہ یہ آخرین کون ہیں جن میں حضور دوبارہ مبعوث ہوں گے۔ تو آنجناب نے سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من ھؤلاء کہ آخری زمانہ میں ایمان زمین سے اٹھ جائے گا اور کہکشاں پر پہنچ جائے گا۔ تب ان فارسیوں میں سے ایک شخص دوبارہ ایمان کو زمین پر لائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس فرمان کے مطابق ایمان کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے مبعوث ہوئے۔ آپ کا مشہور الہامی مصرعہ ہے ؎

چو دور خسروی آغاز کردند
مسلمان را مسلماں باز کردند

گویا مسیح موعودؑ ایک مسلمان کہلانے والے کو دوبارہ مسلمان کرنے کے لئے مبعوث ہوں گے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبعوث ہونے پر مسلمانوں کی یہی حالت تھی کہ نام کا اسلام باقی تھا اور حدیث

لا یبقیٰ من الاسلام الا اسمہ

کے مطابق دنیا میں مسلمان کہلانے والے تو موجود تھے مگر حقیقت اسلام سے بے خبر تھے۔ ایسے وقت میں خدا نے مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا اور آپ کو الہاماً بتایا گیا کہ "ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء" کہ اے مسیح موعود تیری وہ لوگ مدد کریں گے۔ جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے۔ چنانچہ ہزاروں احباب وحی و الہام اور سچی خوابوں کے ذریعہ حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں داخل ہوئے اور سچائی کی روح کے مطابق اس پاک جماعت میں شامل ہو گئے اور اب ایک اندازے کے مطابق ایک کروڑ افراد جماعت احمدیہ سے وابستگی رکھتے ہیں اور اپنی جان و مال اس راہ میں قربان کرنے کو اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔

بفضل خدا تحریک جدید کا مالی جہاد بھی ایسے احباب کی قربانیوں سے کامیاب ہو رہا ہے۔ چاہیئے کہ احباب جماعت اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کی برکات سے مالا مال ہو کر دنیا و آخرت میں سرخرو ہوں۔

درخواست دعا

محترم مولوی محمد حسین صاحب فاضل استاذ طبیہ کالج ربوہ کئی دن سے پیٹھ پر ایک پھوڑا نکلنے کی وجہ سے شدید تکلیف میں مبتلا ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(محمد اسلم فاروقی دارالعلاج رحمت بازار ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصاب مرکزی امتحانات خدام الاحمدیہ

خدام کے دینی علم کے معیار کو بلند کرنے کے لئے چھ درجوں پر مشتمل کورس (نصاب) مقرر کیا گیا ہے۔ ان امتحانات کے نصاب درج ذیل ہیں:۔

۱۔ مبتدی۔ قرآن کریم: ا۔ قرآن کریم ناظرہ ب۔ قرآن کریم پہلا پارہ باترجمہ ج۔ نماز باترجمہ اور قرآن کریم کی آخری تین سورتیں باترجمہ زبانی یاد کی جائیں۔
حدیث: احادیث الاخلاق مقدمہ کتاب تا تین مقبول دعائیں صٹ تا ص۲۹
کتب سلسلہ: فتح اسلام۔ احمدی اور غیر احمدی میں فرق۔ سیرت حضرت مسیح موعود مؤلفہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ کتابچہ عام دینی معلومات۔

۲۔ متقدم۔ قرآن کریم: ا۔ سورۃ فاتحہ تا آل عمران باترجمہ۔ زبانی باترجمہ یاد کرنے کے لئے سورہ لہب۔ نصر۔ کافرون۔
حدیث: احادیث الاخلاق (باب انفاق فی سبیل اللہ تا باب جنت تلواروں کے سایہ تلے۔ ص۵۸ تا ص۹۷
کتب سلسلہ: ایک غلطی کا ازالہ۔ الوصیت۔ شمائل احمد۔ کتابچہ دینی معلومات دستور اساسی۔

۳۔ مقتصد۔ قرآن کریم: ا۔ باترجمہ سورۃ الانفال کے آخر تک (ب) زبانی یاد کرنے کے لئے سورۃ الکوثر۔ الماعون۔ قریش۔
حدیث: احادیث الاخلاق۔ باب شجاعت تا پڑوسی کے حقوق ص۹۸ تا ص۱۵۷
کتب سلسلہ: لیکچر لاہور۔ کشتی نوح۔ برکات الدعا۔ سیرت خیر الرسلؐ۔ کتابچہ دینی معلومات۔

۴۔ سابق۔ قرآن کریم: ا۔ باترجمہ سورۃ الانبیاء کے آخر تک (ب) زبانی باترجمہ یاد کرنے کے لئے سورۃ الفیل۔ سورۃ العصر۔ سورۃ القارعۃ۔
حدیث: احادیث الاخلاق باب اکرام ضیف تا آخر۔
کتب سلسلہ: آسمانی فیصلہ ص۱۵۵ تا ص۲۰۱۔ نشان آسمانی۔ انفاخ قدسیہ کتابچہ عام دینی معلومات۔

۵۔ فائق۔ قرآن کریم: ا۔ باترجمہ سورۃ الجاثیہ کے آخر تک (ب) زبانی یاد کرنے کے لئے سورۃ الم نشرح۔ القدر اور التین۔
حدیث: نبراس المومنین۔
کتب سلسلہ: شہادۃ القرآن۔ ضرورۃ الامام۔ تذکرۃ الشہادتین۔ کتابچہ دینی معلومات۔

۶۔ فائز۔ قرآن کریم: ا۔ باترجمہ مکمل (ب) زبانی باترجمہ یاد کرنے کے لئے سورۃ الضحیٰ۔ الغاشیہ۔ الاعلیٰ۔
حدیث: چالیس جواہر پارے۔
کتب سلسلہ۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ دعوۃ الامیر۔ مختصر تاریخ احمدیت (مؤلفہ شیخ خورشید احمد صاحب)

ناظمین اضلاع انصار اللہ سے التماس

مجلس انصار اللہ کے مالی سال کے دو ماہ گزر چکے ہیں۔ بجٹ کے مطابق وصولی تدریجی لحاظ سے ½ ہونی چاہیئے۔ لیکن اکثر مجالس نے ادائیگی کی طرف توجہ نہیں فرمائی۔ براہ مہربانی اپنے اپنے ضلع کی مجالس کا جائزہ لے کر زعماء کرام کو اس طرف متوجہ فرمائیں اور خاکسار کو بھی اپنی مساعی سے مطلع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کے نفوس و اموال میں برکت بخشے۔ آمین (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ناصرات الاحمدیہ ربوہ کا سالانہ مرکزی امتحان اب ۲۴ اپریل کی بجائے ۸ مئی بروز اتوار ہوگا۔ ناصرات ربوہ نصاب کی تیاری مکمل کر لیں۔ (سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

اکناف عالم میں اشاعت اسلام کیلئے مخلصانہ پیشکش

معاونین خصوصی (کم از کم ایک ہزار روپیہ دینے والے دوست) جنہوں نے امسال تحریک جدید کے مالی جہاد میں اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مالی قربانیاں پیش کی ہیں ان کی تازہ قسط بغرض دعا شائع کی جاتی ہے:۔

۱۔ مکرم خان محمد یحییٰ خان صاحب ایس۔ ڈی۔ او چوہنیاں ضلع لاہور
۲۔ " چوہدری امان اللہ صاحب سیال جوڑہ ضلع قصور
۳۔ " " حبیب اللہ صاحب سیال " "
۴۔ " " محمد ظفر اللہ خان صاحب سیال سانگھڑ "
۵۔ محترمہ زینب بی بی صاحبہ سیال جوڑہ " "
۶۔ مکرم صوبیدار میجر عبد الحمید صاحب پنشنر حسن پور دکھ چونیاں ضلع قصور

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اعلان دار القضاء

مکرم عبد الحمید صاحب ۱۲/۱ نو شیروال سٹریٹ شاداب کالونی ٹمپل روڈ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ سیدہ آمنہ بیگم صاحبہ وفات پا چکی ہیں۔ قطعہ ۹ ۴۸/۲ واقع محلہ دار العلوم شرقی مرحومہ کے نام الاٹ ہے۔ قطعہ مذکورہ بالا میرے نام منتقل کئے جانے پر دیگر ورثاء مرحوم کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

لہذا استدعا ہے کہ قطعہ ۹ ۴۸/۲ واقع محلہ دار العلوم شرقی میرے نام منتقل کئے جانے کا فیصلہ صادر فرمادیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔
(ناظم دار القضاء ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ برادرم مکرم میجر ملک محمود احمد صاحب ابن محترم ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے مرحوم کو ایک لمبی تکلیف دہ کمر درد کی بیماری کے بعد اب کچھ افاقہ ہے۔ مزید علاج کی غرض سے وہ امریکہ روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین (شیخ نور الحق دار البرکات ربوہ)

۲۔ میرا بھتیجا عزیزم افتخار احمد تقریباً ایک ماہ سے بیمار ہے اور آجکل میو ہسپتال لاہور میں داخل ہے۔ ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم بچے کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین
(منیر احمد جاوید۔ جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

۳۔ میری اہلیہ کا اپریشن مشن ہسپتال لائل پور میں ہوا ہے۔ احباب کرام سے مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔
(خلیل احمد کارکن بیت المال آمد ربوہ)

۴۔ میری والدہ صاحبہ اہلیہ چوہدری حاکم علی صاحب مرحوم آجکل بیمار ہیں۔ ان کے پیٹ کا اپریشن ہونے والا ہے اور وہ میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب اپریشن کے کامیاب ہونے اور کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔
(سلیمہ باجوہ۔ ربوہ)

شفتل اور برسیم سے ہونے والا
مہلک اپھارہ
منٹوں میں ختم کرنے والی اکسیر
اور دیگر ۲۱ حیوانی امراض کی اکسیروں پر مشتمل
لٹریچر مفت منگوائیے
جانوروں کی اکسیروں کے اصلی فارمولوں کے موجد
کیور ہیومیڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی۔ راولپنڈی
ہیڈ آفس
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۱۰۶

قائدین اضلاع تدریجی بجٹ کی وصولی کے لئے کوشش فرمائیں۔ (مہتمم مال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برطانوی ریڈیو اور ٹیلیویژن کے ذریعہ وسیع پیمانے پر اسلام کی تبلیغ و اشاعت

انگلستان میں جماعتِ احمدیہ کی کامیاب تبلیغی مساعی!

(از مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد فضل لندن)

پچھلے سال سے ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر لاکھوں افراد تک پیغامِ حق پہنچانے اور اسلام کی نمائندگی کرنے کا شرف اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو عطا فرمایا ہے چنانچہ اس سلسلہ میں ان ذرائع ابلاغ پر جن خصوصی مواقع کا شرف اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عطا کیا ان کی ایک مختصر جھلک پیشِ خدمت ہے۔

۱- ۱۱ر جولائی ۱۹۷۶ء کو لندن براڈکاسٹنگ کارپوریشن نے خاکسار کو دعوت دی کہ ان کے پروگرام Sunday Suppliment میں خاکسار اسلام کی نمائندگی کرے۔ یہ پروگرام ایک بج کر تیس منٹ پر شروع ہوا اور دو بج کر تیس منٹ تک جاری رہا۔ اس ایک گھنٹہ کے پروگرام کے دوران خاکسار نے تفصیل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح پیش کرنے کے علاوہ ریڈیو کے نمائندہ کے متعدد سوالات کے جوابات بھی دیئے۔ نمائندہ ریڈیو نے ایک سوال یہ بھی دریافت کیا کہ آپ کا عقیدہ خدا تعالیٰ کے متعلق کیا ہے؟ خاکسار نے یہ جواب دیا کہ:۔

"میں ایمان رکھتا ہوں کہ انسان کی پیدائش کا مقصد اللہ تعالیٰ کے ساتھ زندہ اور حقیقی تعلق قائم کرنا ہے۔ اسے اس قابل ہونا چاہئے کہ وہ براہِ راست خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہو سکے۔ اس مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے بعض فرائض کا ادا کرنا انسان کے لئے ضروری ہے مثلاً مقررہ عبادات روزہ، زکوٰۃ وغیرہ کا بجالانا۔ ان نیک اعمال کے ذریعہ انسان اس مقصد میں کامیاب ہو سکتا ہے اصل اور بنیادی چیز یہی ہے کہ انسان کا اپنے رب کے ساتھ زندہ اور حقیقی تعلق قائم ہو۔ یہ اعتقاد کہ خدا موجود ہے محض ایک نظریہ تک محدود نہیں ہونا چاہئیے بلکہ تجربہ پر اس کی بنیاد کا ہونا ضروری ہے۔"

انٹرویو کے دوران خاکسار نے برطانیہ میں دکھائی جانے والی فلم "The Message" کے خلاف بھی احتجاج کیا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ زندگی دکھائے گئے ہیں اور جو چند مسلمانوں نے تیار کی ہے۔ اس پر نمائندہ ریڈیو نے خاکسار سے سوال کیا کہ آخر کیوں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی کے بارہ میں فلم بنانے پر اعتراض ہے؟ خاکسار نے جواباً عرض کیا:۔

"ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے کسی واقعہ کو فلم کی شکل میں پیش کرنے کے حق میں نہیں ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ کسی ایکٹر کے لئے خدا تعالیٰ کے ایک نبی کا روپ دھارنا ناممکن ہے۔ ایک نبی یا اور کوئی بھی مقدس ہستی جس خداداد روحانی حسن اور جذب و کشش کی حامل ہوتی ہے کوئی ایکٹر اپنی شخصیت میں اس کی عکاسی کر ہی نہیں سکتا"

یہ انٹرویو خدا تعالیٰ کے فضل سے بے حد کامیاب رہا اور لاکھوں افراد نے اس دن اسلامی تعلیمات کو سنا۔ فالحمد للہ

۲- مورخہ ۱۱ر فروری کو Southern T.V نے خاکسار کو دعوت دی کہ خاکسار دیگر مذاہب کے نمائندگان کے ساتھ اسلام پر ٹیلی ویژن پروگرام ریکارڈ کرائے۔ چنانچہ خاکسار نے اسلام پر ۹ پروگرام ریکارڈ کرائے۔ ان پروگراموں کے علاوہ چار پروگرام ایسے بھی ریکارڈ کئے گئے جن میں تمام بڑے مذاہب کے نمائندگان ایک ساتھ بیٹھ کر اپنے اپنے مذہب کے نقطۂ نظر سے سوالات کے جوابات دیتے رہے۔

اس پروگرام میں خاکسار کے علاوہ بدھ مت، ہندو مت، عیسائی اور یہودی نمائندوں نے بھی حصہ لیا۔ خاکسار نے ایک پروگرام میں اسلامی نماز کی فلاسفی بیان کرنے کے علاوہ اسلامی نماز پڑھ کر بھی دکھائی جس کی فلم تیار کی گئی۔ سوالات اسلامی نظریۂ توحید، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح مبارک، حیات بعد الموت، اسلامی نظریۂ وحی والہام، قرآن کریم اور اس کی تعلیمات، اسلام کا موازنہ دیگر مذاہب سے، وغیرہ موضوعات پر ہوئے۔

یہ ۱۳ پروگرام ۱۳ دن متواتر Southern T.V پر دکھائے گئے۔ اس طرح کروڑوں افراد تک پیغامِ حق پہنچ گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اب ان پروگراموں کے پروڈیوسر نے خاکسار کو خط لکھا ہے کہ وہ ان پروگراموں پر مشتمل ایک فلم تیار کر رہا ہے جو سارے برطانیہ کے T.V. Channels پر دکھائی جائے گی۔ اس نے خاکسار سے اسلام پر الگ فلم بنانے کے سلسلہ میں بھی مدد مانگی ہے یعنی اسلام کے مختلف موضوعات پر سوالات و جوابات، مسجد کے مناظر اور نماز کی ادائیگی کی فلمبندی وغیرہ۔

چند دن ہوئے برطانوی ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ کیا کہ ایک مسلمان استاد جو جمعہ کی نماز کے لئے ۴۵ منٹ کے لئے سکول سے غیر حاضر ہوتا تھا، کو بوجہ اس غیر حاضری کے Part time استاد سمجھا جائے اس کو اس عرصہ کی تنخواہ نہ دی جائے۔

اس پر خاکسار نے ریڈیو L.B.C کو ایک انٹرویو دیا جس میں نماز جمعہ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے برطانوی حکومت سے اپیل کی کہ اسلام کو بھی وہی درجہ اس ملک میں مراعات کے لحاظ سے دیا جائے جو عیسائیوں کو میسّر ہے کیونکہ اس ملک میں اسلام دوسرا بڑا مذہب ہے اور مسلمانوں کی تعداد برطانیہ میں اب دس لاکھ سے اُوپر ہے۔

یہ انٹرویو نشر کیا گیا اور اس کا اچھا اثر ہوا ہے۔ فالحمد للہ۔

پچھلے سال جماعت احمدیہ انگلستان نے بہت بڑے پیمانے پر سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ بھی منعقد کیا۔ اس موقع پر B.B.C کا ایک نمائندہ بھی موجود تھا۔ اس کو انٹرویو دیا گیا۔ چنانچہ اس نے ہمارے جلسہ کے سلسلہ میں اور اسلامی تعلیمات کے بارہ میں جو انٹرویو لیا اس کی مدد سے ایک پروگرام نشر کیا۔ فالحمد للہ۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعتِ احمدیہ کو اس ملک میں اسلام کی خدمت کے غیر معمولی مواقع نصیب ہو رہے ہیں اور ذرائعِ ابلاغ اور دوسرے اہل علم حضرات جماعتِ احمدیہ کو اسلام کا نمائندہ سمجھتے ہیں۔ فالحمد للہ۔

اعلان نکاح

مورخہ ۱۵/۲/۷۷ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ حیدرآباد میں محترم محمد اشرف صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے عزیزم عبدالرفیق صاحب جدران ٹیچر نصرت گرلز اکیڈمی واغانا مغربی افریقہ ابن ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب جدران قاضی احمد نواب شاہ کا اعلانِ نکاح ایک ہزار امریکن ڈالر مہر پر عزیزہ امۃ الجمیل صاحبہ بنت شیخ فیض اللہ صاحب حیدرآباد کے ساتھ کیا۔ دلہا محترم مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم آف تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور کا پوتا اور دلہن محترم شیخ نعمت اللہ صاحب مرحوم پروج انسپکٹر ریلوے کی پوتی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے فریقین کے لئے اس تعلق کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالغفار امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

مفت جنتری ۱۹۷۷ء مفید طبی معلومات کے ساتھ خط لکھ کر طلب کریں۔ مینیجر ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ